کہیں اور موصوف ردیء الحفظ یاسيء الحفظ کے لفظ کو اُڑا دیں۔

③ لفظ 'خمار' (ص ۲۶) سے متعلقہ مبحث میں موصوف نے غیر واضح انداز اختیار کیا ہے یعنی چہرہ ڈھانپنے کے لیے اُنہوں نے خمار کے استعمال کو ثابت کیا ہے، لیکن یہ نہیں بتایا کہ خمار کہتے کس کو ہیں؟ شرعی مسائل میں واضح اور تلبیس سے مبرا انداز اختیار کرنا چاہئے۔ چہرے کے پردے کے بارے میں جب دیگر واضح دلائل موجود ہیں تو پھر اس طرح کے احتمالی دلیل کا سہارا لینے کی کیا ضرورت؟ منکرینِ حدیث و حجاب ہمارے اس طرح کے کمزور و غیر واضح استدلات سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

④ صفحہ ۳۱ پر عائشہؓ کی حدیث: أومت امرأة من وراء سترٍ...... پیش کی ہے۔ جبکہ یہ حدیث ضعیف ہے، اس میں ایک راوی مطیع بن میمون لین الحدیث ہے۔ (تقریب التہذیب) اور ایک راویہ صفیہ بنت عصمہ بھی لا تعرف غیر معروف ہے۔ امام احمدؒ نے اسے منکر کہا ہے۔ (دیکھئے سنن ابو داود: ۴۱۶۶، بہ تحقیق شیخ زبیر علی زئی) والسلام

⑤ مراسلہ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

عزیز القدر ڈاکٹر حافظ حسن مدنی — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا مقتدیٰ حسن ازہریؒ کی وفات کے موقع پر چند یادداشتیں سپردِ قلم کی ہیں، جنہیں اپنے مؤقر مجلہ میں شائع فرما دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

''مولانا مقتدیٰ حسن ازہری بھی داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا مرحوم کی زیارت اور ملاقات کی شدید خواہش تھی، لیکن پاک و ہند کی غیر انسانی حکومتوں اور ان کی سیاسی آویزشوں نے آنے جانے کی راہ میں جو غیر ضروری رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں، قربِ مکانی کے باوجود اُنہوں نے مشکلات کے ہمالیے کھڑے کر دیئے ہیں جنہیں عبور کرنا اہلِ علم کے لئے کارے دارد ہے۔

اس سے قبل محدثِ ہند مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، مولانا عبدالوحید آف بنارس، مولانا رئیس احمد ندوی، خطیبِ اسلام مولانا جھنڈانگری رحمھم اللہ اجمعین اور دیگر بہت سے اہل علم کی زیارت کے شرف سے محرومی مسلسل قلق و اضطراب کا باعث ہے۔ قدّر الله ماشاء وما لم يشأ لم يكن!

(کویت) کے علم میں ہو۔ راقم کو مزید تفصیلات کا علم نہیں۔ لیکن سالہا سال کی خاموشی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا ازہریؒ اس منصوبے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دو سال قبل پھر ان کا مکتوبِ گرامی آیا کہ ''آپ اس کام کے لئے محترم عبدالمالک مجاہد صاحب کو آمادہ کریں۔'' راقم نے ان کا وہ مکتوب محترم مجاہد صاحب کو جب وہ پاکستان تشریف لائے، دکھایا تو اُنہوں نے اس مکتوب پر ہی اپنے دستِ مبارک سے حسب ذیل عبارت تحریر کرکے مجھے واپس کردیا کہ

''یہ مولانا مقتدیٰ حسن کو بھیج دیں۔ یہ کام آپ ہندوستان میں اپنی زیرنگرانی کروالیں، سارا خرچہ میں برداشت کرلوں گا۔''

یہ مکتوب راقم نے مولانا ازہری کو ارسال کردیا، لیکن پھر ان کا جواب نہیں آیا۔ یہ گویا آخری مکتوب ثابت ہوا۔

اس مختصر تفصیل سے اصل مقصود یہ ہے کہ محوّلہ کتاب کو عربی میں منتقل کرنے کی واقعی شدید ضرورت ہے، مولانا ازہریؒ خواہش اور کوشش کے باوجود یہ کام نہیں کرسکے، تو دوسرے اہل علم کو جو عربی اور اُردو دونوں زبانوں میں مہارت اور انشا و تحریر کا سلیقہ رکھتے ہیں، اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے یا جو بڑے ادارے ہیں جیسے 'دارالسلام' (الریاض) یا 'جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی' (الکویت) وغیرہ، وہ اہل علم کے ذریعے سے یہ کام کروائیں اور عالم عرب میں اس کتاب کو متعارف کروائیں۔

اس میں صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت عثمان و معاویہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ و عمرو بن عاص وغیرہمؓ کا دفاع ہے۔ مغربی جمہوریت جس کی زلفِ گرہ گیر کے بڑے بڑے اہل علم اسیر و گرویدہ ہیں، حالانکہ اس نے اسلامی ملکوں سے اسلامی اقدار و روایات کا جنازہ نکال دیا ہے، اس کی حشر سامانیوں کی تفصیل ہے اور اسلامی نظامِ حکومت کی ضروری تفصیل ہے جس کے لئے اس وقت دنیا چشم براہ ہے۔ وفقنا الله لما يحبّ ويرضٰى ومَا علينا إلا البلاغ''

اطلاع: ماہنامہ 'محدث' میں مضامین و مراسلات بھیجنے والے حضرات اس فون یا اِی میل پر بھی رابطہ کرسکتے ہیں: کامران طاہر (معاون مدیر) موبائل: 0302-4424736
اِی میل: mkamrantahir@gmail.com